Lesson 7. Al-Baqarah (Ayaat 40 – 46): Day 31 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

آپ یہ نہ سوچیں کہ یہاں یہود کی بُرائی کی جارہی ہے بلکہ یہاں اس طرح سمجھایا جارہا ہے جیسے ایک ماں پیار سے اپنے بچے سے کہتی ہے کہ دیکھو تمہارے فلاں دوست نے یہ کیا تھا تو اُس کو نقصان ہوا تھا تم اِس بات سے بچ جاؤ۔ یہاں اللہ فرمارہے ہیں کہ دیکھو تم مجھے یاد رکھو تو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ 'تم میری اُس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کیا۔۔۔' اُن کو نبوّت اور علم کی نعمت دی گئی تھی۔ ہدایت کی نعمت بہت بڑی نعمت ہے۔ اور بنی اسرائیل کے اوپر تو ایک وقت ایسا بھی آیا کہ نبوّت اور بادشاہت دونوں اِن کو مل گئی تھیں۔ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے دور میں۔ اِس نعمت کا حق یہ ہے کہ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ کہ اپنا وعدہ پورا کریں۔

اور پھر اللہ تعالیٰ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ اپنا وعدہ پورا کرینگے۔ اللہ نے یہود سے تین وعدے لئے تھے

1: یہ کہ تورات کے احکام کا عام کرینگے۔ (جیسے ہمیں کہا گیا ہے کہ قرآن کے احکام کو عام کرو۔ لوگو کو پڑھاؤ۔ سکھاؤ)

2: اس کے احکام کو چھپاؤ گے نہیں۔ don't hide the facts

3: ایک آخری نبیؐ آئیں گے تم نے اُسؐ کی پیروی کرنی ہے اور اُسؐ کے ساتھ مل کر دین کا کام کرنا ہے۔

یہود نے یہ تینوں وعدوں کو بھلا دیا۔ اگنور کر دیا۔ تورات صرف چند دینداروں کے ہاتھ میں رہ گئی۔ ان پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ عام لوگوں کے پاس تورات ہونا جرم تھا۔ صرف مذہبی طبقے کو تورات رکھنے

اور پڑھنے کی اجازت تھی۔ (مسلمانوں پر بھی ایک ایسا وقت آیا تھا، شکر ہے وہ وقت گزر گیا کہ جب صرف مذہبی لوگ ہی کتاب پڑھتے پڑھاتے تھے۔ عام لوگ صرف فتوے پوچھ لیتے تھے۔)

اللہ کا وعدہ یہود سے یہی تھا کہ اگر تم کتاب کا علم عام کرو گے۔ (تم نے اپنے یہ تین وعدے پورے کئے) تو دُنیا اور آخرت میں غلبہ دونگا اور دُنیا میں بادشاہت اور آخرت کی کامیابی ملے گی۔

'اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو تم پر خدا نے جو احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو کہ اس نے تم میں پیغمبر پیدا کیے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تم کو اتنا کچھ عنایت کیا کہ اہل عالم میں سے کسی کو نہیں دیا ﴿۲۰﴾' سورۃ مائدہ

اللہ نے یہود کو فرعون سے آزادی دی، آفات سے بچایا۔ من و سلویٰ عطا فرمایا۔ اپنا ملک دیا۔ نبی بھیجے۔ بے شمار نعمتیں دیں۔ اور وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ پس مجھ سے ہی ڈرو۔

رھب وہ ڈر ہوتا ہے جو دوسرے کی وجہ سے ہو۔ یہ کہتے تھے کہ اللہ سے ڈرتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے تھے۔ اللہ سے ڈر کا اَصل حق یہ ہے کہ عمل میں بہتری لائی جائے۔ وہ عمل کیا جائے جو اللہ کو پسند ہو اور اُس عمل کو چھوڑ دیا جائے جو اللہ کو ناپسند ہو۔

ہم عام طور پر یہ سنتے ہیں کہ فلاں اللہ سے بہت ڈرتا ہے بس نماز نہیں پڑھتا بس قرآن سن کر دھمال ڈالتے ہیں۔ یا کوئی قرآن پڑھ کر وجد میں آجاتا ہے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں ایک شخص قرآن سن کو وجد میں آجاتا تھا، جھومنے لگتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس پر شیطان آتا ہے۔ آپ نے فرمایا اِس کو شہر کی اونچی عمارت پر لے جاؤ اور چھت پر بٹھا دو۔ اور قرآن سناؤ اور اگر وہاں بیٹھ کر بھی جھومنے لگے اور وجد میں آجائے تو پھر یہ سچا ہے۔

سورۃ مائدہ میں بھی یہ موضوع آتا ہے۔ کہ اللہ نے اِن سے وعدے بھی کئے اور بارہ نقیب بھی بھیجے۔

'اور خدا نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا اور ان میں ہم نے بارہ سردار مقرر کئے پھر خدا نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور خدا کو قرض حسنہ دو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ دور کر دوں گا اور تم کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں پھر جس نے اس کے بعد تم میں سے کفر کیا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔' سورہ مائدہ

حدیث ؐکہ قرآن کی بہترین تفسیر یہ ہے کہ قرآن کی کوئی دوسری آیت سے اُس کی وضاحت کر دی جائے۔ لیکن جب قوموں پر زوال آتا ہے تو وہ اَصل دین سے دور ہو جاتے ہیں۔

وَاٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا تَكُوۡنُوۡٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ‌ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۴۱﴾ اور جو کتاب میں نے (اپنے رسول محمد ﷺ پر) نازل کی ہے جو تمہاری کتاب تورات کو سچا کہتی ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس سے منکرِ اول نہ بنو، اور میری آیتوں میں (تحریف کر کے) ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منافع) نہ حاصل کرو، اور مجھی سے خوف رکھو۔

یہ ہے وہ جملہ جو یہود کو مسلمان ہونے کی دعوت دے رہا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہود اور عیسائی اچھے کام کرتے ہیں تو کوئی بات نہیں نیکی ہی تو کرتے ہیں۔ اپنے دین پر عمل کرتے ہیں۔

یہ آیت دلیل ہے کہ اگر یہ اہلِ کتاب اپنی کتابوں پر عمل کریں کریں تو اُن کو مسلمان ہونا پڑے گا۔ اِن کی کتاب میں یہ بات لکھی ہوئی تھی کہ وہ اُس کو چھوڑ کر محمدؐ کی پیروی کریں۔

وَلَا تَكُونُوٓا أَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهِۦ ۖ کفر نہ کریں یعنی حق سے انکار نہ کریں اور دوسرا اوّل درجے کہ جھوٹے نہ بنیں۔ اب یہاں سے یہ باتیں سمجھ آتی ہیں کہ اگر مذہبی لوگ کوئی بات نہ مانیں تو عام لوگ کہتے ہیں فلاں کو تو دین کا کافی علم ہے پھر وہ کیوں اِن کی بات نہیں مانتا۔ اب جب یہود مخالفت کر رہے تھے تو مشرک بھی اُن کے ساتھ مل گئے۔ اُن کو ایمان لانے کی دعوت دی جارہی ہے انکار کرنے سے منع کیا جارہا ہے۔

وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۔ اب ہوتا یہ تھا کہ اگر تو کوئی غریب جرم کرتا تو یہود علما اُس کو پوری سزا دیتے اور اگر کوئی امیر جرم یا گناہ کرتا تو علما کچھ پیسے لے کر فتوے کو بدل دیتے۔ یہاں اللہ فرمارہے ہیں کہ تھوڑی قیمت کے بدلے نہ خریدو یعنی کچھ پیسے لے کر کوئی اور طریقہ ڈھونڈ لیتے۔ کبھی تورات میں تبدیلی کر لیتے کہ اگر فلاں قبیلے کے لوگ قتل کریں تو قتل نہیں کئے جائنگے بلکہ 2 کوڑے لگیں گے۔ اور امیروں کو بچالیتے یا کوئی وزارت کے بدلے بیان بدل دیتے۔

تورات اور انجیل اسی طرح تبدیل ہوئیں کہ علما نے اِن کو مرضی اور ماحول کے مطابق بدل دیا۔

"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ٱلذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ" قرآن کی حفاظت کا ذمّہ اللہ نے خود لیا ہے اسی لئے محفوظ ہے۔

تورات اور انجیل کے اصل نسخے صرف چار چھ ہی تھے۔ اس لئے بدلنا آسان تھا۔

ایک دفعہ کچھ غیر مسلموں نے قرآن کے دو لاکھ نسخے ساری دُنیا سے اکٹھے کئے تو سوائے ایک دو کتابت کی غلطی کے کچھ فرق نہ ڈھونڈ سکے۔ اسی بات پر اُن میں سے ایک مسلمان ہو گیا کہ کیسی مستند کتاب ہے۔

ایک آدمی بہت خوبصورت کیلی گرافی کرتا تھا۔ اُس نے تورات کا کچھ لکھا اور ایک یہودی نے خوش ہو کر خرید لیا۔ اُس نے انجیل کا بھی کچھ لکھا تو کسی عیسائی نے کافی مہنگی خرید لی۔ پھر اُس نے ایک خوبصورت سی پینٹنگ قرآنی آیات پر بھی بنائی اور مسجد میں لے گیا۔ وہاں عالم نے کہا کہ یہ ہے تو بہت خوبصورت لیکن پہلے ہم چیک کرینگے کہ آیت صحیح لکھی ہے یا نہیں۔ پھر انھوں نے خریدنے سے منع کر دیا کہ آیت کی لکھائی میں غلطی ہے ہم نہیں خرید سکتے۔

اُس آدمی کو یہ بات اس قدر پسند آئی کہ وہ مسلمان ہو گیا کہ کیسی عظیم، محفوظ اور حق کتاب ہے۔

اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں، شکر کریں سجدے کریں کہ کیسی عظیم کتاب کا علم حاصل کر رہی ہیں۔ اللہ کا کلام۔ مستند اور ہر بات سچی۔ Proven True یہ ایسا علم ہے جو ہمیشہ کے لئے کام آئے گا۔ کبھی out dated نہیں ہو گا۔

وَّإِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ۔ اور صرف اللہ سے ڈریں۔ صرف وہی بات کہیں جو حق ہے۔ آج مسلمان ترجمہ تو نہیں بدل سکتے لیکن تفسیر سے اپنی مرضی کے معنی نکال لیتے ہیں۔ شرک بھی کر لیتے ہیں اور اُس کی توجیہات بھی ڈھونڈ لیتے ہیں۔ کچھ تو ایسے ہیں قبروں پر سجدے بھی کر لیتے اور اُس کی تفسیر بھی نکال

لاتے ہیں۔ آپ صرف یہ نہ دیکھا کریں کسی کے پاس علم کتنا ہے یہ بھی دیکھا کریں وہ اللہ سے کتنا ڈرتا ہے۔ شیطان بھی ایک عالم تھا۔ آج مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں۔

جب تک تقویٰ نہیں ہو گا ہدایت بھی نہیں ملے گی۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔ اور آیات میں کمی اور زیادتی سے روکا جارہا ہے۔ حق کا باطل میں ملانا یہود علما میں عام تھا۔ اور فتووں میں اپنی مرضی سے کمی بیشی کر دیتے تھے۔ آیت کو چھپا دیتے تھے۔

آپؐ کے زمانے میں ایک یہودی مرد اور عورت نے زنا کیا جب آپؐ نے رجم کی سزا کا حکم دیا تو یہودی عالم نے کہا کہ ہمارے مذہب میں یہ سزا نہیں ہے۔ عبداللہ بن سلامؓ مسلمان ہو چکے تھے۔ انھوںؓ نے کہا یہی سزا ہے۔ آپؐ نے تورات لانے کا حکم دیا تو یہودی عالم نے اُس حکم پر اپنا ہاتھ رکھ کر چھپالیا۔ آپ نے فرمایا ہاتھ ہٹاؤ تو نیچے وہی رجم والی آیت تھی۔

عام طور پر منافق اور ظاہری دینداروں میں یہ دونوں باتیں ہوتی ہیں۔ تلبیسِ حق اور تکتموا الحق۔

(ایک کتاب بھی ہے تلبیسِ ابلیس۔ امام جوزیؒ) حق اور باطل کو ملانے والی اور بات چھپانے والی۔

کچھ منافق دیندار اللہ کے احکام کو بدل دیتے ہیں کہ آپ لندن میں رہتے ہیں یہاں یہ جائز ہے۔

بعض اوقات ہمیں اَصل بات کا پتا نہیں ہوتا دیکھی دکھائی، سُنی سُنائی بات کو آگے پہنچا دیتے ہیں۔

ہم میں سے اکثر قرآن پڑھانے والوں کو خود پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ علم حاصل کرتے رہیں۔

ایک دفعہ ایک آدمی دُور سے آیا اور اُس نے امام مالکؒ سے کچھ سوال پوچھے۔ اُنہوں نے چالیس سوالوں کے جواب میں یہی کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ جب تک اچھی طرح علم نہ ہو بات نہ کریں۔

ہمارے ہاں تو اس طرح کے بھی لوگ ہیں کہ ایک آدمی بچی کو پڑھانے کے سو پونڈ لے رہا تھا جب اُس سے کہا گیا یہ زیادہ ہیں تو اُس نے یہ آیت پیش کی کہ اللہ کی آیات کو کم قیمت پر نہ بیچو۔ (نعوذ باللہ)

اِس بات کی روح کو سمجھیں۔ کہ قرآن سیکھیں تو شانِ نزول بھی سمجھیں۔ صحیح معنی اور تفسیر کو سمجھیں۔ قرآن اور حدیث کی لاجک سے بات کو دیکھیں۔

خلاصہ: اُس زمانے کے یہود تین باتیں کرتے تھے۔ آیات کے بدلے کم قیمت لے کر بدل دیتے۔ حق اور باطل کو ملاتے اور بات چھپاتے۔

یہود کے دو گروپ ہیں۔ ایک علما اور دوسرا عام لوگ۔ یہ خطاب یہود کے علما سے کیا گیا ہے۔

نورالقرآن کے پلیٹ فارم سے آپ کو ہمیشہ حق بات بتائی جائے گی انشاللہ۔ قرآن اور سنّت کی روشنی میں تفسیر بیان کی جائے گی۔ الحمدُللہ پورے یقین سے حق بات آپ تک پہنچائی جاتی ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (خدا کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو

اللہ سے عمل اور ہدایت کی توفیق مانگیں۔